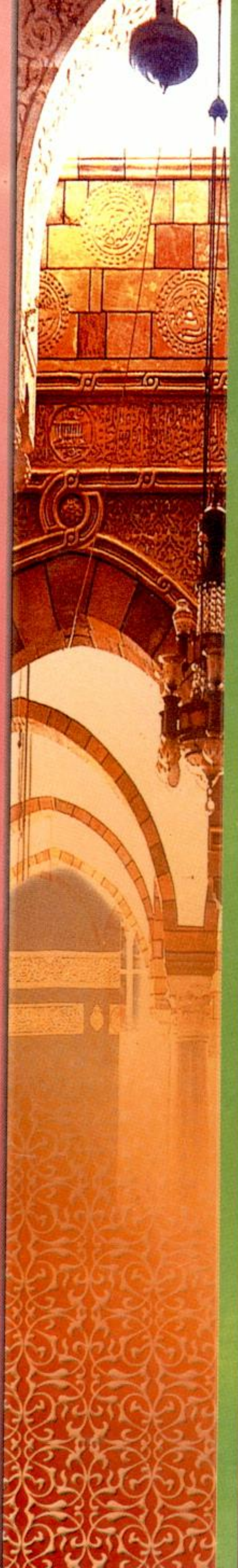
عنوانات، فہرست، تسہیل،
کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ

اجمل الحواشی
علیٰ
اصول الشاشی

تالیف
حضرت مولانا جمیل احمد سکروڈھوی
استاذ دار العلوم (وقف) دیوبند

تسہیل و عنوانات
مولانا محمد شفیق صاحب
فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دار الاشاعت کراچی



اضافہ عنوانات، فہرست، تسہیل، کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ پہلی بار

اجمل الحواشی

علیٰ

اصول الشاشی

تالیف

حضرت مولانا جمیل احمد سکروڈھوی

استاذ دارالعلوم (وقف) دیوبند

تسہیل وعنوانات

مولانا محمد شفیق صاحب

فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

ساتھ مشہور ومعروف ہو جیسے خلفاء اربعہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس عبداللہ بن عمر، زید بن ثابت، معاذ بن جبل اور ان جیسے مثلاً ابوموسیٰ اشعری، ابی بن کعب، عبدالرحمن بن عوف صدیقہ عائشہؓ۔ جب یہ حضرات رسول اللہ ﷺ سے روایت کریں اور ہم تک بطریق صحت پہنچ جائے تو اس صورت میں ہمارے نزدیک ان کی روایات پر عمل کرنا اولیٰ ہوگا قیاس پر عمل کرنا اولیٰ نہیں ہوگا، یعنی ایسی صورت میں حدیث کو قیاس پر مقدم رکھا جائے گا۔ حضرت امام مالکؒ کا اختلاف ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ حدیث پر قیاس کو مقدم رکھا جائے گا اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ حدیث میں شبہات زیادہ ہیں اس طور پر کہ یہ بھی ممکن ہے کہ راوی کو سہو ہو گیا ہو، یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے غلطی ہوگئی ہو، یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے جھوٹ کہا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہی نہ ہو۔ اور مجتہد کے قیاس میں صرف ایک شبہ ہے اور وہ غلطی کا شبہ ہے اور جس چیز میں ایک شبہہ ہو وہ اس سے اولیٰ ہے جس میں بہت سے شبہات ہوں لہٰذا قیاس جس میں ایک شبہ ہوتا ہے وہ اولیٰ ہوگا اس حدیث سے جس میں بہت سے شبہات ہیں ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرات صحابہؓ نے خبر واحد کی وجہ سے اپنی آراء اور قیاسات کو ترک کیا ہے مثلاً صدیق اکبرؓ نے اپنی رائے سے ایک فیصلہ دیا پھر حضرت بلالؓ سے اس کے خلاف حدیث سنی تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنے سابقہ فیصلہ سے رجوع فرمالیا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کی رائے یہ تھی کہ اگر کسی نے حاملہ عورت کے پیٹ پر ڈنڈا مار اور اس کی وجہ سے جنین گر گیا تو ضارب پر جنین کی دیت واجب نہیں ہوگی، لیکن حضرت علیؓ نے حدیث في الجنين غرة عبد او امة (جنین میں غرہ یعنی غلام یا باندی ہے) بیان کی تو حضرت عمرؓ نے اپنی رائے سے رجوع فرمالیا تھا اور وہ بھی حدیث کی وجہ سے جنین کی دیت کے قائل ہو گئے تھے۔ اسی طرح حضرت ابن عمرؓ مزارعت یعنی زمین کو بٹائی پر دینے کے عدم جواز کے قائل تھے لیکن جب انہوں نے رافع بن خدیج سے حدیث سنی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اہل خیبر کو زمین بٹائی پر دی ہے تو انہوں نے اپنی رائے کو چھوڑ دیا اور حدیث پر عمل پیرا ہو گئے۔ اور بہت سے واقعات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ نے حدیث کی وجہ سے اپنی رائے کو ترک کر دیا ہے۔ الحاصل یہ واقعات اس پر دلالت کرتے ہیں کہ حدیث کو قیاس پر مقدم رکھا جائے گا، یعنی قیاس اور رائے کے مقابلہ میں حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

علم واجتہاد میں معروف صحابی کی حدیث قیاس پر مقدم ہے: .... صاحب اصول الشاشی فرماتے ہیں کہ علم واجتہاد کے ساتھ معروف صحابی کی حدیث چونکہ ہمارے نزدیک قیاس پر مقدم ہوتی ہے اس لئے امام محمدؒ نے قہقہہ کے مسئلہ میں حدیث اعرابی پر عمل کیا ہے اور اس کے مقابلہ میں قیاس کو ترک کیا ہے۔ حدیث اعرابی یہ ہے کہ ایک بار آنحضور ﷺ نماز پڑھا رہے تھے ایک اعرابی جس کی آنکھ خراب تھی آیا اور ایک کنویں میں گر گیا، بعض صحابہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے، نماز کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے قہقہہ لگا کر ہنسا ہے وہ وضو اور نماز دونوں کا اعادہ کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قہقہہ لگا کر ہنسنا ناقض وضو ہے اور قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ قہقہہ ناقض وضو نہ ہو کیونکہ نقض طہارت کی علت خروج نجاست ہے اور قہقہہ سے خروج نجاست نہیں ہوتا لہٰذا قہقہہ ناقض وضو نہ ہونا چاہئے۔ اس مسئلہ میں علماء احناف حدیث اعرابی پر عمل کرتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں قیاس کو ترک کرتے ہیں۔

اعتراض: ...... یہاں یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کے راوی معبد جہنی ہیں اور معبد جہنی صحابہؓ کے درمیان علم واجتہاد کے ساتھ معروف نہیں ہیں لہٰذا یہ حدیث اس کی مثال کیسے ہو سکتی ہے جس کا راوی علم واجتہاد کے ساتھ معروف نہ ہو۔

جواب: ...... اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کو معبد جہنی کے علاوہ ابوموسیٰ اشعری نے بھی روایت کیا ہے اور ابوموسیٰ اشعریؓ فقہ اور اجتہاد میں معروف ہیں۔

اسی طرح امام محمدؒ نے محاذات کے مسئلہ میں ایک حدیث روایت کی ہے حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں جو فقہ اور



باسمه سبحانه وتعالیٰ

مَن یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُّفَقِّھهُ فِی الدِّین (بخاری ومسلم)

اجود الحواشی

اُردو شرح

اُصول الشّاشی

اعراب عبارت وترجمہ، اصولِ فقہ کے مسائل کا خلاصہ تجزیہ عبارت کے عنوان سے تشریح عبارت کے تحت ائمہ کرامؒ کے اختلافی مسائل مع ادلہ، فوائدِ نافعہ واعتراضات وجوابات

تالیف

حضرت مولانا محمد اصغر علی صاحب

استاذ الحدیث

جامعہ اسلامیہ عربیہ

مدنی ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (بخاری ومسلم)

اجود الحواشی

اُردو شرح

اُصول الشاشی

اعرابِ عبارت وترجمہ، اصولِ فقہ کے مسائل کا خلاصہ تجزیہ عبارت کے عنوان سے
تشریح عبارت کے تحت ائمہ کرامؒ کے اختلافی مسائل مع ادلّہ، فوائدِ نافعہ واعتراضات وجوابات

تالیف

حضرت مولانا محمد اصغر علی صاحب

استاذ الحدیث

جامعہ اسلامیہ عربیہ

مدنی ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان

قسم ثالث خبر واحد

خبر واحد اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو ایک راوی ایک سے روایت کرے یا ایک راوی جماعت سے یا ایک جماعت ایک راوی سے نقل کرے اور اس جماعت میں تعداد کا کوئی اعتبار نہیں جب تک یہ خبر مشہور کی حد کو نہ پہنچے لیکن اگر جماعت کی تعداد مشہور کی حد کو پہنچ گئی ہو پھر وہ خبر مشہور بن جائے گی۔

قولہ: وَهُوَ يُوْجِبُ الْعَمَلَ بِهٖ الخ

خبر واحد کا حکم

جمہور ائمہ مجتہدین کے نزدیک احکام شرعیہ میں خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے جب کہ اس کے راوی میں پانچ شرطیں موجود ہوں، (۱) خبر واحد کا راوی مسلمان ہو، (۲) عادل ہو، (۳) ضابط ہو یعنی حافظہ بھی قوی ہو، (۴) عاقل ہو، (۵) وہ حدیث متصل ہو منقطع نہ ہو یعنی آخری راوی حضور اقدس ﷺ سے روایت کر کے مخاطب تک حدیث کو متصل کردے درمیان میں انقطاع نہ ہو۔

قولہ: ثُمَّ الرَّاوِیْ فِی الْاَصْلِ قِسْمَانِ الخ

راویوں کی اقسام

یہاں سے مصنفؒ راویوں کی تقسیم بیان فرما رہے ہیں اصل سے مراد وہ راوی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ سے براہ راست روایت کی ہو اور حضور اقدس ﷺ سے براہ راست سننے والے صحابہ کرامؓ ہیں لہٰذا خبر واحد کو نقل کرنے والے راوی دو قسم پر ہیں۔

راوی کی قسم اوّل: وہ راوی ہیں جو علم اور اجتہاد و استنباط کیساتھ مشہور اور معروف ہوں اور نصوص سے مسائل مستنبط کرنیکا ملکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہو جیسے خلفائے اربعہؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ اور ان جیسے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جیسے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ،

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ حضرات صحابہ کرامؓ جو اجتہاد اور استنباط کے ساتھ مشہور ہیں حضور اقدس ﷺ سے روایت کریں اور حضور اقدس ﷺ سے ان کی روایت صحیح سند کے ساتھ آپ تک پہنچ جاتی ہو تو اس صورت میں حدیث پر عمل کیا جائے گا اور قیاس کو چھوڑ دیا جائے گا، تو احنافؒ کے نزدیک ان کی روایت پر عمل کرنا اولیٰ ہوگا قیاس پر عمل کرنے سے لیکن حضرت امام مالکؒ کے نزدیک اس صورت میں قیاس پر عمل کیا جائے گا کیونکہ خبر واحد پر عمل کرنے میں کئی شبہات ہیں کہ راوی سے سہو ہوگیا ہو یا حدیث حضور اقدس ﷺ سے منقول ہی نہ ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ

اس نے جھوٹ کہا ہو،

لیکن قیاس میں صرف ایک ہی شبہ ہے وہ یہ کہ مجتہد کا غلطی کرنا، اس لئے جس میں کم شبہات ہیں اس پر عمل کیا جائے گا، لیکن احناف فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں حدیث پر عمل کرنا صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام نے خبر واحد کی وجہ سے اپنی آراء اور قیاسات کو چھوڑ دیا تھا۔

قولہ: وَلِهٰذَا رَوٰى مُحَمَّدٌ حَدِيْثَ الْاَعْرَابِيِّ الخ

خبر واحد کے مقابلہ میں قیاس کو ترک کرنیکی مثالیں

جب خبر واحد قیاس کے مقابلہ میں آجائے اور خبر واحد کسی معروف بالفقہ راوی سے مروی ہو تو قیاس کو ترک کر دیا جائے گا۔

مثال اوّل: حضرت امام محمدؒ نے نماز میں قہقہہ سے وضو ٹوٹنے کا مسئلہ بیان فرمایا ہے اور اس اعرابی کی حدیث روایت کی ہے جس کی آنکھ میں کچھ خرابی تھی اس حدیث کو معبد جہنیؓ کے علاوہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بھی روایت کیا ہے جو مجتہدین صحابہ میں سے ہیں، حدیث اعرابی یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ ایک مرتبہ نماز پڑھا رہے تھے دوران نماز ایک صحابی آئے جن کی بینائی کمزور تھی مسجد نبوی میں ایک کنواں تھا وہ اس کنویں میں گر گئے بعض صحابہؓ نماز میں قہقہہ مار کر ہنس پڑے، تو نماز سے فراغت کے بعد حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ تم میں سے جو قہقہہ لگا کر ہنسا ہے وہ وضو اور نماز دونوں کا اعادہ کرے، اس خبر واحد سے معلوم ہوا کہ قہقہہ لگا کر ہنسنا ناقض وضو ہے لیکن قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ قہقہہ ناقض وضو نہ ہو کیونکہ جسم سے کوئی نجاست نہیں نکلی، اس مسئلہ میں احناف نے حدیث اعرابی پر عمل کر کے قیاس کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ یہ خبر واحد معروف بالفقہ والاجتہاد راوی سے مروی ہے اس لئے وضو ٹوٹنے کا حکم لگا دیا جائے، لیکن ائمہ ثلاثہ نے قیاس پر عمل کیا ہے اور فرمایا قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

قولہ: وَرَوٰى حَدِيْثَ تَاخِيْرِ النِّسَاءِ الخ

مثال ثانی: اسی طرح حضرت امام محمدؒ نے محاذات کے مسئلے میں عورتوں کو پیچھے رکھنے کی حدیث کو روایت کیا ہے اور اس کی وجہ سے قیاس کو چھوڑ دیا ہے، اس حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہیں جو معروف بالاجتہاد ہیں، فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا "اَخِّرُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللهُ" کہ تم عورتوں کو پیچھے رکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیچھے رکھا ہے، کیونکہ عورت کی پیدائش مرد کی پیدائش کے بعد ہے اس لئے حضور اقدس ﷺ نے مردوں کو حکم دیا کہ وہ عورتوں کو مؤخر کریں، اس حدیث کے مطابق اگر کوئی عورت نماز میں کسی مرد کے برابر میں آ کر کھڑی ہو گئی یا مرد اس کے برابر میں آ کر کھڑا ہو گیا تو مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ مرد تارک فرض ہوگا کہ عورت کو مؤخر کرنا

ہے جو حکمتوں سے بھرا ہوا وہ خزانہ ہاتھ میں آگیا
وہ رفیقِ درس ملا مجھے سبھی ہمسروں پہ جو چھا گیا

محقّق ومدلّل

نُجُومُ الحَوَاشِی

شرح اُردو

اُصُولُ الشَّاشِی

تالیف

حسین احمد ہردواری مدرس دارالعلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار۔ لاہور

ہے جو حکمتوں سے بھرا ہوا وہ خزانہ ہاتھ میں آگیا
وہ رفیقِ درس بلا مجھے سبھی ہمسروں پہ جو چھا گیا

محقّق و مدلّل

نُجُومُ الحَوَاشِی

شرح اُردو

اُصُولُ الشَّاشِی

حسب ہدایت
فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا سید ارشد صاحب مدنی
استاذ حدیث و ناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند

تالیف
حسین احمد ہردواری
مدرس دار العلوم دیوبند

ناشر
مکتبہ رحمانیہ
اقراء سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار لاہور

اختیاری مطالعه

مسلکِ امام مالکؒ، امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر خبر واحد قیاس کے مخالف ہوتو خبر واحد کو ترک کر دیا جائے گا اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ خبر واحد میں تو شبہات کثیرہ ہیں مثلاً راوی کو سہو ہو جانا یا اس سے غلطی سرزد ہو جانا یا اس کا کاذب ہونا اور قیاس میں صرف ایک شبہ ہے یعنی شبهة الخطاء اور یہ بات ظاہر ہے کہ جس چیز میں صرف ایک ہی شبہ ہو وہ اس سے مقدم ہے جس میں شبہاتِ کثیرہ ہوں، لہٰذا قیاس جس میں فقط ایک شبہ ہے مقدم ہوگا، اس خبر واحد پر جو قیاس کے خلاف ہے اور اس میں شبہات کثیرہ موجود ہیں مگر ہماری دلیل اجماع صحابہ ہے کہ وہ حضرات حدیث کے سامنے اپنی رائے کو ترک فرما دیا کرتے تھے معلوم ہوا قیاس کے مقابلہ میں حدیث پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے، اسی بات سے ان متعصبین پر بھی رد ہو گیا جو امام صاحبؒ کو قیاسی کہتے ہیں حالانکہ امام صاحبؒ بجائے قیاس کے خبرواحد کو ترجیح دیتے ہیں، ویقال ان الخبر متيقن باصله وانما دخلت الشبهة في نقله.

اللغة: سُوْءٌ آفت، کمی، ج اَسْوَاء القَي قَاءَ قَيْأً قے کرنا (ض) السهو مصدر نَصَرَ نَصَرَ بھولنا۔

وَالْقِسْمُ الثَّانِيْ مِنَ الرُّوَاةِ هُمُ الْمَعْرُوْفُوْنَ بِالْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ دُوْنَ الْاِجْتِهَادِ وَالْفَتْوٰى كَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَاِذَا صَحَّتْ رِوَايَةُ مِثْلِهِمَا عِنْدَكَ فَاِنْ وَافَقَ الْخَبَرُ الْقِيَاسَ فَلَا خَفَاءَ فِيْ لُزُوْمِ الْعَمَلِ بِهٖ وَاِنْ خَالَفَهٗ كَانَ الْعَمَلُ بِالْقِيَاسِ اَوْلٰى مِثَالُهٗ مَارَوٰى اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اَرَأَيْتَ لَوْ تَوَضَّأْتَ بِمَاءٍ سَخِيْنٍ اَكُنْتَ تَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَسَكَتَ وَاِنَّمَا رَدَّهٗ بِالْقِيَاسِ اِذْ لَوْ كَانَ عِنْدَهٗ خَبَرٌ لَرَوَاهُ وَعَلٰى هٰذَا تَرَكَ اَصْحَابُنَا رِوَايَةَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ مَسْئَلَةِ الْمُصَرَّاةِ بِالْقِيَاسِ.

ترجمه

اور راویوں کی قسم ثانی (یعنی دوسری قسم کے راوی) وہ حضرات ہیں کہ جو حفظ (حافظہ کا اچھا ہونا) اور عدالت میں معروف ہوں نہ کہ اجتہاد و فتویٰ میں جیسے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انس بن مالکؓ پس جب ان دونوں حضرات جیسوں کی روایت تیرے پاس پہنچے تو اگر خبر، قیاس کے موافق ہو تو اس پر عمل کے لازم ہونے میں کوئی خفاء نہیں ہے (یعنی حدیث پر عمل کرنا واجب ہے) اور اگر وہ خبر، قیاس کے خلاف ہو تو (اس صورت میں) قیاس پر عمل کرنا اولیٰ ہے اس خبر کی مثال جو قیاس کے مخالف ہو وہ حدیث ہے جس کو حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے کہ اس چیز (کے استعمال کرنے) سے وضو (واجب) ہے جس کو آنچ لگی ہو (یعنی جو چیز آگ پر پکائی گئی ہو جیسے روٹی، چائے وغیرہ) تو حضرت ابو ہریرہؓ سے حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ آپ یہ بتائیے کہ اگر آپ گرم پانی سے وضو کریں تو کیا آپ اس گرم پانی (کے استعمال) کی وجہ سے وضو جدید کریں گے پس حضرت ابو ہریرہؓ خاموش ہو گئے اور حضرت ابن عباسؓ نے حدیث ابو ہریرہؓ کو قیاس سے رد کیا ہے، اس لئے کہ اگر حضرت ابن عباسؓ کے پاس کوئی خبر ہوتی تو حضرت ابن عباسؓ اس خبر کو ضرور روایت کرتے وعلی هذا!